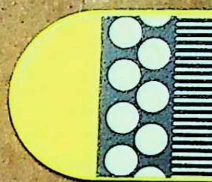
Klam Zafar By V. Husen G.K.V.


1045;U


1046;U





یہاں ہر قسم کی کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں ملنے کا پتہ شیخ وزیر حسین و قدیر اینڈ کو۔ دہلی

کلُّ مَن علیہا فانٍ ویبقیٰ وجہُ ربّک ذو الجلال والاکرام

کلامِ ظفر

بہادر شاہ بادشاہ





یہ وہ کلام ہیں کہ جس وقت عالیجاہ نے تختِ دہلی کو چھوڑا ہے
اور بحالتِ نظربندی افسانے بیان کئے۔ ناظرین ملاحظہ کریں

باہتمام شیخ وزیر حسین تاجر کتب و قدیر اینڈ کو
محلہ گڑھیا دہلی!!
بارِ دوم

مختصر فہرست کتب شیخ وزیر حسین تاجر کتب محلہ گڈہیا دہلی

مولود شریف

مولود غلام امام شہید ۵ر
بہار خلد مظہر نور ۴ر
وزیر ایمان خاص عورتون
کے پڑہنے کا مولود ہی
نہایت فصیح اور سلیس ۸ر
اردو مین ہے
میلاد اجمیری ۳ر
گلزار نقی حصص چار عہ
گلدستہ عطار حصص چار عہ
بہشتی زیور کامل گیارہ
حصے ۶ر
میلاد شریف اکبر وارثی
صبر کا پہل یعنے ذکر ۴ر
حضرت ایوب علیہ السلام
داستان یوسف
نظم و نثر ۶ر
روایت بلال معہ
حکایات فرعون ۲ر
رنگیلی جوگن ار

معراج معلے

یعنی مباحثہ زمین
و آسمان معہ معراج
نامہ ۳ر
نرالی جوگن ار
مستانی جوگن ار
مستانہ جوگی ار
انوکہی جوگن ار
چنچلا معشوق ار
چنچل معشوق ار
نرالا معشوق ار
انوکہا معشوق ار
بہار داغ ار
چہلتی بلبل ار
مجموعہ قوالی ار
کلام داغ ار
شان خواجہ ار
فراق صابر ار
غزلیات اکبر ار
غزلیات نشتر ار

بوسہ شبنم ار
بزم سخن ۲ر
دیوان بالو ۳ر

اصلی آئینہ عشوے با تصویر

یہ وہ زہر
عشق ہے
جسکی آگ
مدت سے
آپ کو تلاش
تہی بفضل
تعالی چہپکر
طیار ہوگئی
ہے۔
حصہ اول ۵ر
فریب عشق
حصہ دویم ۴ر
بہار عشق
حصہ سویم ۴ر

لذت عشق
حصہ چہارم ۱ر
خنجر عشق
حصہ پنجم ۱ر
زہر عشق کامل
یعنے پانچون حصے
ایک جا خریدار کو
صرف ایک روپیہ

داستان یوسف علیہ السلام

یہ داستان اپنی طرز
کی بالکل نئی ہے
جو حال مین ہی
طبع ہوئی ہے
اسمین اول سے آخر
تک حضرت یوسف
کا کل حال درج ہے
قیمت بہی نہایت
کم رکہی ہے یعنے
صرف ۴ر

(کتابین ملنے کا پتہ شیخ وزیر حسین و شیخ وزیر اینڈ کو گڈہیا دہلی)

کلام ظفر

وہ ہی ہین ترے مشتاق بنی ہنگے سبھی
تو خدا سے جو کہے ہووی وہ منظور ابھی

تجھ پہ کل مہر نبوت کی نبوت ہی ملی
ہین ترے روضہ اقدس سے اٹھونگا نہ کبھی

ہے تمنا یہ ظفر کی یا رسولِ عربی
اپنی آنکھون کو ملون آپکی چوکھٹ سے نبی

جو مزا ترے تصور مین مجھے آیا ہے
قند مصری سے سوا نام تیرا بھایا ہے

وہ مزا مین نے کسی شے مین نہین پایا ہے
ترے دامن کا تمام عاصیون پہ سایہ ہے

ہے تمنا یہ ظفر کی یا رسولِ عربی
اپنی آنکھون کو ملون آپ کی چوکھٹ پہ نبی

مجھکو آپ ہی کا تصور یہ صبح شام ہیگا
سارے نبیون مین تمہارا ہی بڑا نام ہیگا

بس سوا اسکے نہین اور کوئی کام ہیگا
اس لیئے تمسے بھی میرا یہی پیغام ہیگا

ہے تمنا یہ ظفر کی یا رسول عربی
اپنی آنکھون سے ملون آپکی چوکھٹ پہ نبی

تو نے گر نائب رسول بنایا ہے خدا
تجھسے فریاد تخت میرا لٹایا ہے خدا

چرخ بے رحم نے گردش مین پھنسایا ہی خدا
بے خطا دشمنون نے اسکو ستایا ہی خدا

ہے تمنا یہ ظفر کی یا رسول عربی
اپنی آنکھون کو ملون آپکی چوکھٹ پہ نبی

یہی حسرت تھی مگر میرا مدینہ میں رہے
آب زمزم کے عوض اشک یہ پینے میں رہے
بنا رنگون میں ارمان مرے سینہ میں رہے
لو خبر جلدی کہ کچھ دن مرے جینے میں رہے

ہے تمنا یہ ظفر کی یا رسول عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپکی چوکھٹ پہ نبی

یا نبی تمپہ تو تحسین دل وجان سے فدا
جوش الفت میں کہیں دم نہ نکل جائے میرا
پر ظفر کا بھی قلق دل سے نہیں ہوتا جدا
اب تو للہ خبر لیجیئے اس کی بھی ذرا

ہے تمنا یہ ظفر کی یا رسول عربی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپکی چوکھٹ پہ نبی

غزل ظفر

مارو بھی جلاؤ بھی تم ۔ تم کو کیا کہوں	تم کو خدا کہوں ۔ یا خدا کو خدا کہوں
داور کے سامنے بت کافر کو کیا کہوں	دونوں کی شکل ایک ہے کسکو خدا کہوں
شان خدا تو تم میں عیاں ہے حضور سب	کافر کہینگے لوگ جو تم کو خدا کہوں
مندر میں بت بنے کبھی کعبہ میں بت شکن	جب سب میں تم ہی تم ہو تم بولو میں کیا کہوں
جو چیز جی کے دل سے نکل جائے اے ظفر	اسکو قضا کہوں یا تمہاری ادا کہوں

ایضاً

وہ یوں تو ہمسے بزم میں فرمائے جائینگے	پر دل نگاہ کرم سے گرمائے جائینگے
ہونگے وہ مہربان بھی کبھی میرے حال پر	یا روز مجھپہ غصہ ہی فرمائے جائینگے
برسوں سے کبتک ان تیر مژگان کو دیکھتے	بر میں دل وجگر میں میرے بر مائے جائینگے
دل عاشقوں کے موم ہیں پر نقش مہر عشق	بیٹھے گا جب کہ آگ سے برمائے جائینگے
جب تک سر دہو گا ہنسے گا نہ اے ظفر	ہم ان سے اور ہم سے وہ شرمائے جائینگے

غزل ظفر

مرغ دل مت رو یہاں آنسو بہانا ہے منع
اس قفس کے قیدیوں کو آب و دانہ ہے منع

تیری ہی دیوار سے اب ہم تو سر ٹپکا کیئے
روزن دیوار سے آنکھیں لڑانا ہے منع

قتل کرکے مجھ کو اب سنگین دلوں نے یوں کہا
قتل ہو جانا و لیکن تڑپھڑانا ہے منع

مت تڑپتا دیکھنا خنجر تلے اے صید دل
عشق کے مقتل میں دست و پا ہلانا ہے منع

اے ظفر تم کو چاہیے عشرت مدام
اب تمہیں چالیس دن مہندی لگانا ہے منع

غزل ظفر

خار حسرت قبر تک دل میں کھٹکتا جائیگا
مرغ بسمل کی طرح لاشہ پھڑکتا جائیگا

دیکھیے کب تک جواب خط سے آنکھیں شاد ہوں
راستہ دیکھا ہیں قاصد بھٹکتا جائیگا

جان جائیگی جو عشق عارض گلرنگ میں
تختہ تابوت مثل گل مہکتا جائیگا

ہیں وہ کشتہ ہوں کہ میری لاش پہ دود سیاہ
اک زمانہ دیدہ حسرت سے تکتا جائیگا

جسکے قسمان بام پر کر خرامت جائیو
اے صنم جو دیکھ لیگا سر ٹپکتا جائیگا

مرگیا ہوں میں کسی کی حسرت دیدار میں
قبر تک لاشہ بھی میرا راہ تکتا جائیگا

اے ظفر قائم رہیگی جب تلک اقلیم ہند
اختر اقبال اس گل کا چمکتا جا . . ہیگا

۱۸

غزل ظفر

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

نہ لیتا کوئی سودا مول بازار محبت کا
مگر جان نقد اپنی بیچکر لیتے تو ہم لیتے

جو ہوتا ہے ہمبستر بتا تیرا بگڑتا کیا
تڑپ کر کروٹیں دن رات گر لیتے تو ہم لیتے

تجھے کیا کام تھا اے بیخبر لیتے تو ہم لیتے
دل گم گشتہ کی اپنی خبر لیتے تو ہم لیتے

لگایا جام ہونٹوں سے جو اُسنے ہمکو رشک آیا
کہ بوسہ اُس کے لب کا اے ظفر لیتے تو ہم

ایضاً

بہار آئی ہی بھر دے بادہ گلگوں سے پیمانہ
رہے لاکھوں برس ساقی ترا آباد میخانہ

اسی رشک پری پر جاں دیتا ہوں میں دیوانہ
ادا جس کی ہے بانکی ترچھی چتون چال مستانہ

مجھے کیوں کر ہمارا اُس پری پیکر سے یارانہ
وہ بے پرواہ میں سودائی وہ سنگیں دل میں دیوانہ

ملے آنا تری محفل میں کیوں کر مجھکو جانانہ
میری صورت فقیرانہ ترا در بارشاہانہ

ظفر وہ زاہد بیہودہ کی ہو حق سے بہتر ہی
کوئی سنتا نہیں اب لیلی و مجنوں کا افسانہ

ایضاً

تو نے کیا جانے نکالا ہے کدہر کا راستہ
ترے گھر سے تو ہے سیدھا میرے گھر کا راستہ

وہ نہ آیا جو شب وعدہ تو ہم صبح تلک
بیٹھے دیکھا کیئے اُس رشک قمر کا راستہ

رکھ قدم راہ محبت میں سنبھلکر اپنا
دیکھ اے دل کہ ہے یہ خوف و خطر کا راستہ

نکر اے پردہ نشین روزن دیوار کو بند
دیکھ رہنے دے کھلا تو یہ نظر کا راستہ

نامہ شوق کی تاثیر سے قاصد نے میرے
طے گھڑی بھر میں کیا آٹھ پہر کا راستہ

چارہ گر زخم کو سینے کے لگا مت ٹانکے
بند ہو جائیگا فریاد جگر کا راستہ

پاسبان ہونگے ترے کوچے میں لاکھوں
روک سکنے کا نہیں کوئی ظفر کا راستہ

غزل ظفر

ہوتے ہوتے چشم سے آج اشکباری رہ گئی

ابر بارے ہاں تری ابر بہاری رہ گئی

آتے آتے اسطرف اُن کی سواری رہ گئی

اور دل کے دل میں آرزوئے جان نثاری رہ گئی

ہم کو خطرہ تھا کہ تھا لوگوں میں چرچا اور کچھہ

بات خط آنیسے ترے پر ہماری رہ.. گئی!

ٹکڑے ٹکڑے ہوکے رہ گا سب سنگ مزار

دل میں بعد از مرگ کچھہ بے قراری رہ گئی

اتنا ملے خاک میں جو خاک میں ڈھونڈھے کوئی

خاک ساری خاک کی گر خاکساری رہ گئی

آ اگر آنا ہے کیوں گن گن کے رکھتے ہو قدم

اور کوئی دم کی یاں مردم شماری رہ گئی

ہوگیا جسدن سے اپنے دل پر اُسکو اختیار

اختیار اپنا گیا بے اختیاری رہ گئی

جب قدم اُس کافر بدکیش کی جانب بڑھے!

دور پہنچے سنتو قدم پرہیزگاری رہ گئی

کھنچتے ہی تیغ اداکے دم ہوا اپنا ہوا

آہ دل میں آرزوئے زخم کاری . رہ گئی

اور تو غمخوار سارے کرچکے غم خوارگی — اب فقط ہے اک غم کی غمگساری رہ گئی

شکوہ عیاری کا یاروں سے بجا ہے اے ظفر — اس زمانہ میں یہی ہے رسم یاری رہ گئی

غزل ظفر

گر قتل کا ہے عزم تو شمشیر دکھا دو
یا آ کے تم اپنی مجھے تصویر دکھا دو

تا چشم کو خواہش نظارۂ سنبل
تم ہمکو اپنی زلف گرہ گیر دکھا دو

پتھرا گئیں آنکھیں اسی حسرت میں عزیزو
ٹک مجھکو در یار کی زنجیر دکھا دو

یان تک کشش دل ہمیں لائی ہے کھینچکر
ہے مجھسا کوئی صاحب تاثیر دکھا دو

اپنی ہی ہے یہ آہ کہ پہنچی ہے فلک تک
ورنہ کوئی ایسا تو ہمیں تیر دکھا دو

تم تیغ بکف پھرتے ہو کیوں کسلیئے کیا ہے
ہے آج قضا کسکی گلوگیر دکھا دو

تبدیل قوالی سے ظفر دو جہیں تو اسد ہم
ایک اور غزل کر ہمیں تحریر دکھا دو

غزل ظفر

ہوئے دفن جو کہ وہ بے کفن اُنھیں روتا ابر بہار ہے
کہ فرشتے پڑھتے ہیں فاتحہ نہ نشان ہے نہ مزار ہے

نہ تھا شہر خلد سے کچھ بھی کم سبھی جا خوشی تھی نہ تھا الم
چلی ایسی باد سموم غم نہ وہ رنگ ہے نہ بہار ہے

جو دو شالہ پوش تھے مثل گل جو لبو تھے مکتہ بجام گل
بنے دست غم سے ہیں وہ خار گل نہ قبا ہے تن پہ نہ تار ہے

ہوئی تنگ اُمت مصطفےٰ نہیں اُٹھتا صدمہ عذاب کا
کہیں رحم جلد ہو یا خدا بُرے وقت کا تو ہی یار ہے

کہی وہ غزل ہے لیے ظفر جسکے روتے ہیں سب بشر
وہ ہے کون جسکو کہ غم نہیں یہاں سینہ سبکا فگار ہے

غزل ظفر

آیا نہ اگر نامہ و پیغام کسی کا
آخر ہے کسی روز یہاں کام کسی کا

دیں جان تو ہم غیر کو دو بوسہ ستم ہے
لیجائے کوئی اور ہوا نام کسی کا

اس چشم کی گردش ہو دل کیونکر نہ برباد
گھر چھوڑتے ہے کب گردش ایام کسی کا

وہ کرتے ہیں آرام سدا غیر کے گھر میں
کیا کام انہیں چاہے ہو آرام کسی کا

ساقی نہ کھلا بھید کہ اوندھا ہے کیوں
مدت سے ہی اوندھا ہوا بس جام کسی کا

جو ہے وہ میرے نام سے ہی عشق میں آگاہ
بدنام ظفر ہو نہ غرض نام کسی کا

ایضاً

کہاں غیر دور زیر چرخ پیر پھرتی ہے
یہ فانوس خیالی میں ہر اک تصویر پھرتی ہے

نہ چرخ آسیا ہوں نہ بھنور ہوں نہ گولا ہوں
مجھے تو کیوں لیے اے گردش تقدیر پھرتی ہے

نہ چھوڑا ساتھ مر کر بھی کہ تیرے ساتھ ہی لیٹے
ہر اک سایہ پہ روح عاشق دلگیر پھرتی ہے

ہوئی ہے جوش گل سے جوش وحشت آشکارا پیدا
کہ ہر موج صبا پہنے ہوئے زنجیر پھرتی ہے

ظفر کو منزل مقصود پر تقدیر لے پہنچی
کہ ہر بھٹکی ہوئی سی عقل بے تدبیر پھرتی ہے

ایضاً

جوش گریہ سے نہ کچھ دیدۂ تر بیٹھ گئے
ہے یہ طوفان کوئی ہمسایوں کے گھر بیٹھ گئے

دیکھنا ہم نہیں اٹھنے کے یہاں تا محشر
بس گھڑی در پہ ترے کھول کمر بیٹھ گئے

کیا ہوا مت ہو خفا بادل پر داغ جو ہم
ترے پہلو میں ذرا رشک قمر بیٹھ گئے

کیا کریں صاحب فن یار بتاؤ مجھکو
قدرداں اٹھ گئے سب اہل ہنر بیٹھ گئے

منزل عشق بہت دور ہے اللہ اللہ
اک ہی گام میں تم تھک کے ظفر بیٹھ گئے

غزل بحالت انقلاب دہلی از بہادر شاہ بادشاہ
تخلص ظفر مغفور

گئی یک بہ یک جو ہوا پلٹ نہیں دل کو اپنے قرار ہے
کروں غم ستم کا میں کیا بیاں میرا غم سے سینہ فگار ہے

یہ رعایا ہند تباہ ہوئی کہوں کیسی اُن پہ جفا ہوئی
جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابل دار ہے

کہیں یہ ستم بھی ہے سنا دیدی لاکھوں کو پھانسی بیگناہ
وے کلمہ گویوں کی طرف سے ابھی دلمیں اُنکے غبار ہے

یہ جو شہر دہلی تھا اک چمن - کہوں کسطرح تھا یاں امن
جو خطاب اس کا تھا مٹ گیا فقط ابتو اُجڑا دیار ہے

یہاں تنگ حال جو سب کا ہے یہ کرشمہ قدرت رب کا ہی
جو بہار تھی سو خزاں ہوئی جو خزاں اب وہ بہار ہے

شب و روز پھولوں میں جو تُلیں کہو خار غم سے وہ یوں گھلیں
ملے طوق قید میں جب اُنھیں کہا بدلے گل کے یہ ہار ہے

یہی شہر خلد سے کم نہ تھا اسی جا کسی کو غم نہ تھا
چلی اب خزاں کی یہ کیا ہوا نہ وہ رنگ ہے نہ وہ بہار ہے

سب ہی جا وہ ماتم سخت ہے کہو کیسا گردش کا وقت ہی
نہ وہ تاج ہے نہ وہ تخت ہے نہ وہ شاہ ہے نہ وہ دیار ہے

تجھے اے ظفر بھلا کسکا ڈر تو خدا کے فضل پہ رکھ نظر
تجھے ہے وسیلہ رسول کا وہی اپنا حامی کار ہے

غزل ظفر

پس مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا
اس آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجھا دیا
میری آنکھ جھپکی تھی اک پل تو دل نے کہا کہ اٹھ کے چل
دل بیقرار نے اے میاں مجھے چٹکی لیکے جگا دیا
دم غسل سے میرے پیشتر کہا ہمدموں نے یہ سوچ کر
کہیں جائے اس کا نہ جی دہل میری لاش پر سے ہٹا دیا
مجھے دفن کر چکو جس گھڑی تو یہ کہنا اس سے کہ اے پری
وہ جو تیرا عاشق زار تھا تہ خاک اس کو دبا دیا!

اگر اس سے کھیلتا نہ اتنا تو وہ ہوتا تجھ سے نہ تند خو
ظفر آہ یہ تو نے کیا اسے عشق اپنا جتا دیا

ایضاً

نہیں دیکھ بہتر ستانا کسی کا | جلانا کسی کا | کڑھانا کسی کا
عزیزو میرے آگے جز ذکر دلبر | نہ لانا کسی کا | نہ لانا کسی کا
کبھو تو سناؤ ذرا گوش دل سے | فسانہ کسی کا | فسانہ کسی کا
مجھے یاد کر کرکے آنسو بہانا | بہانا کسی کا | بہانا کسی کا
نہ سمجھا تو ناصح کہ مدت سے میں ہوں | دیوانہ کسی کا! | بہانا کسی کا
نہ ہو ویگا دل تیر مژگان بن اسکے | نشانہ کسی کا! | لگانا کسی کا
نہ مانا کرو میری جانب سے اب تم | لگانا کسی کا! | لگانا کسی کا

قوافی بدل کر ظفر پڑھ غزل تو
رہے نانہ آگے ٹھکانا کسی کا

غزل ظفر

مدرسے مین عاشقو نکلے جسکی بسم اللہ ہو
اس کا ہی پہلا سبق یارو فنا فی اللہ ہو

یہ سبق طولانی ایسا ہے کہ آخر ہو نخو
بے نہایت کو نہایت بار چاہ ہو

دوسرا پھر ہے سبق علم الفنا کا انتقال
یعنی اس پچھلی فنا سے کچھ نہ وہ آگاہ ہو

دور آگے تب چلے جب چھپڑ ہو سچی مدد
اس دقیقہ کو وہی پہنچے جو حق آگاہ ہو

تیسرا اُسکا سبق ہے پھر کے آنا اسطرف
پھر بقا باللہ حاصل اُسکو خاطر خواہ ہو

ڈھائی انچھر پریم کے مشکل ہی خبکا ربط ضبط
حافظ و ملا یہان پر کب دلیل راہ ہو

حضرت عشق آپ ہو گر مدرس چند روز
پھر تو علم فقر کی تحصیل خاطر خواہ ہو

اے ظفر اپنے تو جو کچھ ہے کہین ہو بس فقط
حضرت عشق آپ ہو اور آپ ہی داماللہ ہو

ایضاً

گر قتل کا ہے عزم تو شمشیر دکھا دو
یا آکے تم اپنی مجھے تصویر دکھا دو

تاحشر نہو خواہش نظارہ سنبل
تم ہمکو اپنی اگر زلف گرہ گیر دکھا دو

پتھرا گئین آنکھین اسی حسرت مین عزیزو
ٹک مجھکو در یار کی زنجیر ہلا دو

یان تک کشش دل تمھین لائی ہے کھینچکر
ہے مجھسا کوئی صاحب تاثیر بتا دو

اپنی ہی ہے یہ آہ کہ پہنچی ہے فلک تک
ورنہ کوئی ایسا تو ہمین تیر دکھا دو

تم تیغ بکف پھرتے ہو کیون کسلیے کیا ہے
ہے آج قضا کس کی گلوگیر دکھا دو

تبدیل قوافی سے ظفر دیکھین تو اسدم
ایک اور غزل کر ہمین تحریر دکھا دو

غزل ظفر

یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا	یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا
خاکساری کے لیئے گرچہ بنایا تھا مجھے	کاش خاکِ درِ جانانہ بنایا ہوتا
اس خرد نے مجھے سرگشتہ و بدنام کیا	کیون خرد مند بنایا نہ بنایا ہوتا
نشۂ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجھکو	عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا
اے پری حور لقا نور قدم سے اپنے	رشک جنت مرا کاشانہ بنایا ہوتا

روز معمورۂ دنیا مین خرابی ہے ظفر
ایسی بستی سے تو ویرانہ بنایا ہوتا

غزل ظفر

ہند مین کیسو بھاگ رچوری - جورا جوری - ہند مین

انترہ گولن کے قمقمہ بنائے توپن کی پچکاری - سینہ پے کھائی دی مکھ
اوپر ایسی تک تک ماری شور دنیا مین ہیو رہی

جورا جوری کیسو ہند مین پھاگ رچوری

انترہ ہند کا تختہ گلشن بنا تھا کیسر کی سی - کم ہین مالی کے
جو کیئے کٹنٹی سب پھلواری کہان گئی وہ باغ بہاری -

ہند مین کیسو بھاگ رچوری

انترہ جھرمٹ مار فوج یہان سے بھاگی - بھو کن سب ماری - گنگا رام
بھودی نے ساتھی تخت کا آسن کیو رہی - پاپ دنیا کا لیو رہی

ہند مین کیسو بھاگ رچوری

انترہ خون کا رنگ بنایا سورما جھجھ مرودی - دنیا چھوڑی سیس کٹایو رب

دہیان دہروری اصل ہے اُنھین کی یہ ہولی
ہند مین کیسو پھاگ رچوری

انترہ بہادر شاہ دولہا غازی نے مل کے دین کا ساتھ دیوری - اب کے دم تک دین دار نے دین ہی دین کیوری - دین دا کو رب نے دیوری -
ہند مین کیسو پھاگ رچوری

فسانہ شاہجہان آباد عرف دہلی

دہلی شہر تھا آباد ہوا برباد خلق ناشاد پھرتی نیارے
اِلٹے تاج اور تخت بہادر سارے!

قلعہ پرستان حور و غلمان پھرتے نیارے
لٹے تخت و تاج بہادر سارے

یہ ملک کل کا سرتاج تھا انکا راج دیتے خراج راؤ اور راجے
لٹے تخت و تاج بہادر سارے

تھانہ - کا نقار خانہ جہان بجتا تھا نوبت خانہ - دہلی شہر سوہنا دیکھے خلق زمانہ - قلعہ کے دروازے کر دو بند - رکھو نہ سرنگ یہان ہووے جنگ ہو ہونہار
لٹے تخت و تاج بہادر سارے

جہان کا لیجان گولنداز دہین توپین بر نگی داغین - افرو آمیزی جنگ کی تیز فوج انگریزی فرنگی دانہ - رہے آٹھ پہر کیا دہلی کو ویرانہ -
لٹے تخت و تاج بہادر سارے

میرٹھ سے ہوئے فرار پیادے سوار دہلی مین یار - فرنگی گھبرے بے بنگلے پھونک مرے لوگ بہترے - دہلی مین بہت وحشت انگیز ہو کر گریز

گئے تھے سارے۔ کتنوں کے گلے پر خنجر پھیرے۔ لوگوں نے یہاں پناہ چاہی خون ریزی بہت مچائی بچے شیرخوارے مار تڑپتے نار نہیں منع تھا ے

لوٹے تخت و تاج بہادر سارے

خدا وہ وقت نہ ڈالے۔ جو پڑیں گھروں میں تالے۔ زمیندار یوں پکارے کیوں پھر وہو مارے مارے۔ یہاں نہیں مسافر خانہ سرا میں جانا دل میں افسانہ خوف نہیں نکالے۔ کیا قہر قیامت لائے تھے پانچ کالے

لوٹے تخت و تاج بہادر سارے

پھیر اپلٹن کر و تیار مار و دھاڑ چڑھ آئی فوج نے لوٹ سمجھنا خوب چھند گیا بانا ہے آٹھ پہر کیا دھلی کو ویرانہ۔

لوٹے تخت و تاج بہادر سارے

چھوٹا گھر لوٹا وطن کیا جتن تھے نازک بدن جان سے عاری۔ ہوئے تنگ دل عقل بگڑ گئی ساری۔ گناہوں سے تھے سب انجام کیئے وہ کام بنے بھائی یہ ہوا پلٹ اس سمت کیسی آئی۔ میرٹھ سے بھیجے پیادے پکڑوائے شاہ کے دونوں صاحبزادے صاحبزادوں کے سر کٹوائے شاہ کو خون میں دکھلائے۔ شاہ دیکھ بہت گھبرائے آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ جو دین پہ سر کٹوائے وہ شہید ہوے مراد پاوے۔ کیا لڑا لکھنو والا لڑائی ہوئی۔ آملے کیا نہ بالا ہوے نیارے لوٹے چڑھ کر پھیلائے۔ کہاں لاٹ صاحب نے ملاقات کو بلوائے۔ جھجر بہادر بھی وہاں گئے۔ بے گناہ بزن بلوائے لاکھوں کو پھانسی دلوائے یہ کہتی تھی بلبل بھائی کیا گلوں پہ گردش آئی۔

لوٹے تخت و تاج بہادر سارے

غزل ظفر

کبھی بن سنور کے جو آگئے تو بہار حسن دکھا گئے
میرے دل کو داغ لگا گئے یہ نیا شگوفہ کھلا گئے

یہی ہے دعا کہ نہ آئے دل کوئی بیوفا نہ شاد دل
وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے

نہ کسی کی زلف سے کام تھا نہ کسی کے گیسوئے دام تھا
ہمیں تو فراق مدام تھا مگر اب کسے پیچ میں آ گئے

میرے پاس سے وہ چلے گئے۔ کہو دوستو انکا کیا گیا
جو ضرر ہوا وہ میرا ہوا مجھے غم کا پتلا بنا گئے

اجی پوچھتے ہو کس کے گھر۔ ہم ہی عاشقوں کے ہیں تو گھر
انھیں بستی والوں کے ہیں گھر جو تمہارا ظلم اٹھا گئے

یہی ہے امید ہمیں دمبدم کہ بہار لوٹیں گے چل کے ہم
جو چھٹے اسیر قفس سے ہم تو سنا خزاں کے دن آگئے

بند ہے کیوں نہ آنسوؤں کی جھڑی کہ محبت انکی گلے پڑی
وہ جو کاکلیں تھیں عنبریں تو سنا کہ پیچ میں آگئے

میرے پاس رہتے تھے دمبدم وہ جو جدا نہ ہوتے تھے اکدم
یہ دکھایا چرخ نے کیا ستم وہ ہمیں سے آنکھیں چرا گئے

ملا کرتے تھے میرے منہ سے منہ کبھی لب سے لب کبھی دل سے دل
جو غرور تھا وہ انھیں پہ تھا وہی سب غرور کو ڈھا گئے

ہوا کوئے جاناں میں جب گذر رہی تن بدن کی نہ کچھ خبر
مجھے بیخودی ہوئی کیا ظفر نہ سوز ہجر بجھا گئے

مسدس شہر آشوب دہلی از حضرت داغ دہلوی

فلک زمین و ملائک جناب تھی دہلی
جواب کا ہیکو تھا لاجواب تھی دہلی
بہشت و خلد سے بھی انتخاب تھی دہلی
مگر خیال سے دیکھا تو خواب تھی دہلی
پڑی ہیں آنکھیں وہاں جو جگہ تھی نرگس کی
خدا ہی جانے نظر کھا گئی اسے کس . . کی

یہ شہر وہ ہے انسانِ جہان کا دل تھا
یہ شہر وہ ہے کہ ہندوستان کا دل تھا
یہ شہر وہ ہے کہ ہر قدردان کا دل تھا
یہ شہر وہ ہے کہ سارے جہان کا دل تھا
رہی نہ آدمی یہاں سنگ و خشت کی صورت
بنی ہوئی تھی جو سارے جہان کی صورت

یہان کی شام تھی مانند صبح نورانی
یہان کے سنگ سے بہتر تھا لعل رمانی
یہان کے ذرہ مین بھی مہر کی درخشانی
یہان کی خاک سے ہوتا تھا آئینہ پانی
یہ شہر وہ ہے کہ سایہ بھی نور تھا اس کا
چراغ رشک تجلے طور تھا کس کا

فلک تھا خوبی حسن و جمال کا دشمن
عدو ہے اہل کمال کمال کا دشمن
صبح عشرت و شام وصال کا دشمن
غضب ہے اب تو ہوا جان و مال کا دشمن
یہ مفت پر جو تلاشی ہے نقد جان کیلئے
خضر بھی روئینگے اب عمر جاودان کیلئے

[...]ا پرستونکا شیوہ جفا پرستی ہے
بجائے ابر کرم مفلسی برستی ہے
جو مال مست تھے اب انکو فاقہ مستی ہے
تنگ جیب سے ہین ایسی تنگ دستی ہے
غضب مین آئی رعیت بلا مین شہر آیا
یہ پھر بنے نہین آئی خدا کا قہر آیا

زبان سے کہتے ہوئے آئے دین میں لیکن
وہ جانتے ہی نہ تھے چیز کیا ہے دین متین
جو مانتا دین کوئی تھا تو کند گرگی ... دین
کیئے ہیں قتل نہ وبچے کیسے کیسے حسین

روا نہ تھا کسی مذہب میں جو یہ کار کیا
غرض وہ کام ہی کیا کام ہی تمام کیا

عجیب شکل گل گلستان نظر آئی
جب آ ٹھکے تا تزہ غنچکان نظر آئی
پڑیں جدھر کو نگاہیں خزان نظر آئی
نہ کوئی صورت عشرت نہ یان نظر آئی

وہ گلرخان سمن پر کے قہقہے نہ رہے
وہ بلبلان خوش الحان کے چہچہے نہ رہے

فلک نے قہر وغضب تاک تاک کر ڈالا
یکایک ایک جہان کو ہلاک کر ڈالا
تمام پردہ ناموس چاک کر ڈالا
غرض کہ لاکھو کا گھر اس نے خاک کر ڈالا

جلی ہیں دھوپ میں شکلیں جو ماہتاب کی تھیں
کھنچی ہیں کانٹوں میں جو پتیاں گلاب کی تھیں

کھلایا زہر ستمگر نے پان کے بدلے
نصیب دار ہوئے بے نشان کے بدلے
پلایا خون جگر پیچوان کے بدلے
ملا نہ گور گڑھا بھی مکان کے بدلے

یہ دعوت فلک کینہ ساز تو دیکھو
پھر اس پہ اس ستم آرا کے ناز کو دیکھو

زمین کے حال پہ اب آسمان روتا ہے
گدا و شاہ ضعیف و جوان روتا ہے
ہر اک فراق مکین میں مکان روتا ہے
غرض یہان کے لیئے اک جہان روتا ہے

جو کہئے جوشش طوفان نہیں کی جاتی
یہان تو نوح کی کشتی بھی ڈوب ہی جاتی

ا ۔ ۔ ۔ ت ۔ ۔ ۔ ـہ ـــ ۔ ۔ ت ۔ ۔ ۔ د

ٹیلیفون [illegible]

تار کا پتہ ضم

ضم ہر گھر میں اسکی ضرورت ہے

ہر قسم کے درد کے لیے طلسمی اثر رکھتی ہے اسکے استعمال سے زہریلے جراثیم زائل ہو جاتے ہیں۔ درد سوجن، گٹھیا، اور چوٹ وغیرہ کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ درد سر اور کان و دیگر اقسام کے درد کیلئے اسکا استعمال بہترین ثابت ہوا ہے۔ روزانہ ہاتھ منہ دھو کر اسکو تھوڑا سا استعمال کرنیسے جلد زہریلے جراثیم کے اثر سے محفوظ رہتی ہے اپنے بچوں کو استعمال کرا کر انکی صحت و تندرستی کو برقرار رکھو اور ضم کو یاد رکھو۔ قیمت فی بوتل ۱۲ ار بڑی بوتل عہ ۱ر

شیر مادر

بچوں کے لیے نعمت ہے دودھ کی تمام کمزوریوں کو اور دودھ کے ان اجزا کو جو معدے میں خرابی پیدا کرتے ہیں نافع ہے۔ بچوں کے جسم کی پوری طور پر پرورش کرتا ہے بچوں کے امراض میں کھانسی۔ بخار سوکھیا، پسلی کے امراض سینہ و پیٹ کی تمام بیماریوں کو بیحد مفید ہے اسکے استعمال سے بچے دودھ جلدی ہضم کرتے ہیں اور موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی بوتل ۱۲ ار

قوبا

جلد کے تمام امراض کیلئے لاثانی دوا ہے صحت کو برقرار رکھتی ہے۔ داد کیلئے اکسیر ہے۔ جلد کے بدنما داغ اور دھبے رنگ کی خرابی کو چہرہ کی جھریاں کو یک لخت دور کرتی ہے۔ چہرہ کو خوشنما کر دیتی ہے داد کو جڑ سے دور کر کے جلد کو صاف اور شفاف کر دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸ ر

ہر قسم ادویات کیلئے۔ احسان احسان اینڈ کمپنی انگریزی دوا فروشان بازار
فتحپوری دہلی

آپ آج ہی ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر [illegible] منگا لیں

مختصر فہرست کتب شیخ وزیر حسین تاجر کتب محلہ گڈھیا دہلی

کلام اکبر الہ آبادی معہ رقعات و رباعی

یہ وہ کلام ہے کہ جسکی تعریف اسکے دیکھنے سے ظاہر ہوگی جسکو حضرت لسان العصر مولوی سید اکبر حسین صاحب اکبر رحمۃ اللہ علیہ الہ آبادی نے اپنی حیات مین مکمل کر کے تصنیف کیا - یہ وہ کتاب ہے کہ اپنی نظیر نہین رکھتی ہے ایک ایک مصرعہ اسکا علم کے قدردانون کو محو کر دیتا ہے اور عوام کو جو لطف حاصل ہوگا وہ تو ہوگا لیکن شاعر [?] جناب کے کلام کو بہتر سبق حاصل

کرینگے - قیمت ۸/

مرآۃ العروس

یہ کتاب جناب مولانا مولوی حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم کی تصنیف ہے اور یہ اپنے نہایت محنت و جانفشانی سے مستورات کے واسطے تصنیف فرمائی تھی - واقعی یہ کتاب عورتوں کے واسطے اور نوعمر لڑکیوں کیلئے ایک نایاب تحفہ ہے - صاحب اولاد کا فرض ہے کہ وہ ایسی بیش بہا کتاب کا ضرور مطالعہ کرائیں اور ملک کی تمام بیبیاں اصغری خانم جیسی سمجھدار [?] ہونا نہ کرین گی تو کف افسوس ملینگی - امید ہے کہ آج ہی اپنی پیاری بیٹی

کے واسطے ایک جلد ضرور منگوا کر انکے بستہ کو رونق دینگے - قیمت ۱۰/

سفرنامہ مخدوم جہانیان جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ

یہ سفرنامہ آنجناب کا بڑی کوشش سے چھپوا کر تیار کیا ہے اسمین آپنے تمام دنیا کی جو سیر کی اسکی مفصل کیفیت لکھی ہے ۸/

تاج سلیمانی اسمین حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت کا جوش دکھایا ہے ۸/

کلام ظفر نو ترمیم ۳/

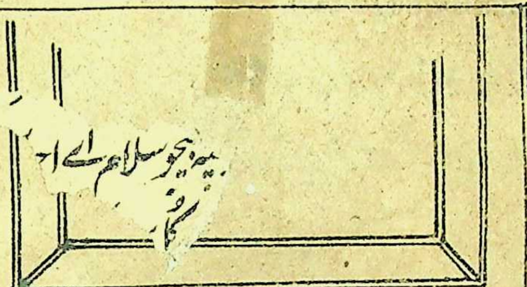
کلام داغ . . . ۴/

طب روحانی یہ کتاب بھی اسم بامسمی ہے طب کے متعلق ہر قسم کے معلومات درج ہین جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین قیمت فی جلد عہ/


1046;U

جو نہ بچپن میں نظم خواں ہوگا
کب جوانی میں نکتہ داں ہوگا
جسکو یہ کام کوئی نظم نہیں بار
سو جوانی میں ہوگا وہ بیکار

جانتا ہی جو نظم کی خوبی
نثر لکھتا ہی وہ باسلوبی
نثر بھی ہیں ہزار اگر
نظم کر جاتی ہی دلوں میں گھر
لذت اسکی ہی جب جاتی نہیں



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیک کاموں کی دے خدا توفیق
تاکہ بچوں کو ہو یہ پند رفیق
پند لقمان ہی مفید کلام
جس سے واقف ہیں اہل علم تمام
اور سوا اسکے اور بھی دانا
گذرے ہیں جو علیم اور حکما
انکے اقوال بھی ہیں سب معقول
ہیں مگر نثر کے شکم میں حلول
نہیں اردو میں کوئی بھی منظوم
شادماں جسکو پڑھکے ہوں معصوم
لکھتے آئے ہیں شاعری کے امام
ہی شریف و لطیف نظم کلام

اسلیے جسقدر رکھے پند مفید | اور سوا اسکے تھا جو دید و شنید
غز دیا عرض بیت ستان سرکم | شادمان تا بعلم ہون لڑکے
شعرِ اردو کے بھی بذت باب و لیلائے | پائین خطا حسنِ اتفاق سے وہ
اسمین دو صد دُرِ نصیحت ہین | بے بہا سب ہین اور غنیمت ہین
لو عزیزو یہ گوہرِ مقصود | نام ہی اسکا تحفۂ محمود
نظم اردو کی ہی یہ پہلی کتاب | علم اخلاق کا ہی لبِّ لباب
پڑھکے اسکو کرے جو نوکِ زبان | تو یقین ہی کہ ہو عزیزِ جہان
ہی یہ لڑکونکی تربیت کی کتاب | شاعری کا نہین ہی آئین جسمین
صاف اور عام فہم ہین ابیات | نہ تکلف اسمین ہی نہ قید و ثبات
لغت اسمین ہی نہ لفظِ دقیق | لعل و یاقوت ہین نہ در و عقیق
لفظ محذوف و قصر کی صورت | ہو عیان جس سے نقصِ شعریت

ہم پہ مان باپ کو غنیمت جان

یہ دونو کا ہی سامان

خاتم الانبیا ہی اور شفیع
حق نے بخشی ہی اوسکو شان رفیع

ہی وہی رہنمائے راہ صواب
اوسپہ بھیجو سلام اے احباب

راست بازی کرو تم اپنا شعار
جس پہ ہی نیکیوں بھلائیوں کا مدار

جتنے دنیا و دین کے ہین کار
سچ سے ہین نیک بختی در کار

رکھو ایمان کی بقا کا خیال
کام آتا ہی دو جہانمین یہ مال

نہین جس دلمین دولت ایمان
ہی وہ محتاج گو ہو شاہ جہان

دل کو بغض و حسد سے پاک کرو
جامہ کذب و ریا کا چاک کرو

بولنا جھوٹ کا ہی سخت گناہ
دلکو کرتا ہی آدمی کے سیاہ

چھوڑ دو بولنا اگر اک جھوٹ
عیب جائینگے خود بخود سب چھوٹ

دو نہ میل بدی کو دلمین جا
خوف خالق کرو کہ ہی بینا

نیک و نیکی کی جستجو ہی روا
ناروا کھانا زہر ہی میٹھا

ہو جو تکلیف لائق فریاد | اوسکی عجز و ادب سے مانگو داد
عذر معروض لیک ہی ان سے ہو | ہون مد اللہ ہو وین طول فضول
کہکے ہوتا ہی ایسی بات ذلیل | جسکے دعوے کے ساتھ ہو نہ دلیل
ہو نشاہان وقت سے باغی | ہوگا ورنہ ذلیل اور داعی
کہ رعیت ہی چیونٹیون کی مثال | پر کا لگنا ہی اوسکے حق مین وبال
کب بھلا بی رہنے یزدانی | ملتی ہی خدمت جہانبانی
ہوئے تہین بادشاہ ظل اللہ | ہو نا ظل الہ سے گمراہ
ہی سراسر خطا و نادانی | کیون نہ باغی کو ہو پریشانی
چار چیزون سے اے عزیز جان | بادشاہونکو پوہنچتا ہی زیان
بیشتر عورتونکی صحبت سے | برملا خندہ و ظرافت سے
سفلون اور ڈھاریونکو کرنا ہمیشہ | چھوڑنا ظالمونکو بے تعذیر

وصف یہ ہوں نہ جسمیں وہ [illegible]

[illegible] سبھی [illegible]

معتبر ہیں [illegible]

وہ نہیں لائق حکومت ہی

اوسکی [illegible] نہیں کسیکو پسند

گو وہ حاکم ہو یا ہو دولتمند

منصب جاہ پر جو ہو مغرور

ہی رفاہ خلائق اوس سے دور

سمجھو منصب کو [illegible]

جو جہاں کی کرے نگہبانی — اوسکو زیبا ہی تخت سلطانی

جو رہے مبتلائے عیش مدام — ہوگا اک روز اوسکا بد انجام

گو رعیت ہی خاکسار مگر — خاک ہی بیخ سلطنت پرور

خاک اور جڑ میں ہو جو ربط بہم — کیوں نہو پائے نخل پھیر محکم

جس عمارت کی پختہ ہو بنیاد — خوف سے زلزلہ کے ہی آزاد

ہی حکومت کا کام ایدل ار — سارے کاموں سے نازک او دشوار

طمع ہو دل میں اور نہ روداری — سمجھے معیوب سیم خرخاری

ہو جفاکش مزاج اور ہمہ دان — جملہ حالات کا رہے نگران

داد دے غور اور تحمل سے — کار پرداز ہو تامّل سے

حلم اور رحم بھی مزاج میں ہو — چست چالاک کام کاج میں ہو

مضطرب ہو نہ سخت مشکل میں — ہو تعصب نہ مذہبی دل میں

[illegible] خلق کی [illegible]

ایسے [illegible]

[illegible] منصب [illegible]

[illegible]

[illegible] نقش [illegible]

[illegible] یادگار [illegible] کام

[illegible]

[illegible] انسان [illegible]

[illegible]

صاحب

صاحبِ علم و عقل و جاہ و تمیز
رکھتے ہین قوم پروری کی تمیز

کیونکہ ہی اسمین اک بڑی حکمت
جسکے تابع ہی دولت و عظمت

جو لیاقت کہ خود نہین رکھتا
ناز فضلِ پدر یہ ہی بیجا

کہ بڑے جنکے تھے امیر و کبیر
اونکی اولاد ہی گدا و حقیر

جاہل و بے ہنر ہین اور خود سر
ناز ہی استخوان فروشی پر

جہل و نخوت ہی طبع پر غالب
جاہ و منصب کے دلمین ہین طالب

جاہ و منصب ہی عالمون کیلیے
کبر و نخوت ہی جاہلونکے لیے

ہی بھری سر مین ہو آ نمود
ہیچو ما دیگرے نخواہد بود

باتین کرتے ہین سیج ادائی کی
دلمین ہی آرزو گدائی کی

کہتے ہین ہم بزرگ زادے ہین
قسمت بد سے یافتادے ہین

ہوش نہین آتی تربیت کی بو
پھر بھلا آپ تو پوچھے کیا کوئی اونکو

دستکاری کا انتظام نہ آپ
سیکھے دنیا کا کوئی کام نہ آپ
باپ دادا کی بھی کمائی [illegible]
کھا گئے اب ہیں [illegible]
ہو وہاں عاری کمال سے [illegible]
ہیں [illegible] بخت اور زر زمانے سے
اپنی قسمت ہی سے آپ ہیں تنگ
قسمت اور بخت سے ہے ناحق جنگ
جو زمانے کا کرتے ہیں شکوا

کارِ سوداگری بھی تھی دشوار | اسکو کرتے ہیں جو کہ ہیں زردار
زر بھی ہو کچھ تو ہے یہ ناچاری | سیکھیں اب کیونکہ رسمِ بازاری
دستکاری سے بھی ہیں ہم معذور | میرزا بنکے کیا بنیں مزدور
چاکری پیشہ تھا شریفوں کا | وہ بھی حق ہو گیا حریفوں کا
ہو گیا نذرِ امتحان یہ کام | کیونکہ راحت طلب ہوں ناکام
کیا تاسف ہے ایسی حالت پر | کیا پرانے خیال ہیں ابتر
نہیں کہتے ہیں یہ اپنا قصور | کر دیا جسنے تنگ و بے مقدور
رہے علمِ معاش سے محروم | گھر میں بیٹھے بنے رہے مخدوم
عمر تعلیم و تربیت کی جو تھی | وہ تو سب کھیل کود میں کھو دی
سیکھی مرغ و بٹیر و لال کی جنگ | یا اڑائے کبوتر اور پتنگ
پھر جوانی کا آیا سر پہ سرور | خودپسندی نے کر دیا مجبور

ہے میسر فضول اوقات [illegible]
ہر زمانہ ہو قدردان لئیق
ہو جو اہلِ علم اور ہنر کا رفیق
[illegible] زمانے میں ہیں وہ [illegible]
[illegible] آدمی نہیں بیکار
ہے زمانہ صفت کے لائق ہے
[illegible] آن کا [illegible]
[illegible] زمانے کی آنکھ میں [illegible]
ہے

ہوتے ہین اس سے تن بدن مین ضعف [illegible]
حالت نوشی مین [illegible] ہو جاتی ہی [illegible]
کچھ حکمت [illegible] سے فائدہ [illegible]
[illegible] بنا لیا [illegible]

ہی شرابی بھی آدمی مجبور
سب سے بڑھکر زبون ہی یہ علت
منہ لگاؤ نہ اسکو بہر خدا
حرص و کثرت ہی اسکی وجہ سبب
ہین زر و مال کی یہ غارتگر
جسم و جان کی ہی ابتری اسمین
اکثر اسوقت کے جو ہین طلبا
فی الحقیقت یہ سخت عیب ہی پر
مجتنب ہو نہ جس سے خود استاد
ہی یہی حملہ مسکرات کا حال
کیونکہ جو ڈاکٹر ہین اور حکما

دین و دنیا کے کام سے معذور
کہ سراسر ہی آفت و ذلت
چشم عبرت سے دیکھو اسکی جزا
کہ جوانونکی موت کا ہی سبب
گھر کے ہی پھونکنے مین تیز تر
جز ضرر ہی نہ بہتری اسمین
وہ بھی اسکو نہین سمجھتے برا
چاہیے ماسٹر کو اس سے حذر
اوس سے شاگرد کیونکہ ہون آزاد
کہ ہی سب واہیات او جنجال
وہ بھی کہتے ہین اکثر اسکو برا

[illegible]
پھر بھی اکثر نہیں اونکی پرواہ [illegible]
[illegible] اوس [illegible] وہ بھی [illegible]
اور [illegible] سبین ہوا [illegible]
پھر بھی [illegible] اسکو سدا [illegible]

شب کے کھانے پر اونکا ہی معمول
روزمرہ ہی انکا محض فضول

پیتے ہین وہ برائے ہضم طعام
انکا آٹھون پہر یہی ہی کام

دیکھکر جنکی میخوری کا عمل
بھولے ہین ہندیان اہل دول

اونکی علم و ہنر کی کچھ تقلید
ہو سکی ایک بھی نہ انسے پدید

ہان مگر میخوری مین کی پیروی
وہ ہین اک گلاس اور یہ سبو

اونکی تہذیب کا نہ سیکھا ڈھنگ
رہے پیتے ہین عقل کے سنگ

ایک وجہ کے بنتے ہین وہ نہ بیچ
چاہیے انکو گانیون کی فوج

اونکی شادی ہی خانہ آبادی
انکی شادی ہی گھر کی بربادی

اونکی شادی ہی باہمی اقرار
کرتے ہین بیاہ مین یہ دولت خوار

چھوڑ کر طرز خاکساری اونکی
حرص کہتے ہین مال اردونکی

اسقدر خرچ کرتے ہین بیجا
دیتے ہین خاک سے اپنے گھر کی اوڑا

اورسوا اسکے اتفاق نہین

معجز ہین یہ نمسب عالیجاہ

[illegible]

...ے ہین نہ پیادہ سہ فرسنگ
سو قدم یہ چلین تو پاؤن ہون لنگ

...ہین موقع پہ وہ جزا و سزا
دیتے ہین نوکرون کو اپنے سدا

...نکو دنیا کے کرتے ہین وہ کام
شب کو کرتے ہین خواب اور آرام

...کھاتے ہین عین وقت پہ وہ غذا
انکو اسکی بھی کچھہ نہین پروا

...حفظ صحت کے اپنے ہین وہ شفیق
ہین یہ بیمار یون کے اپنے رفیق

...حکم ہو ڈاکٹر کا اونپہ روان
ہین طبیب انکے تابع فرمان

...ونکو ہی رغبت سیاق و سباق
ہین پئے رقص و سرود کے مشتاق

...یہ بھی ہے پیروی کا کوئی طریق
دلمین انصاف سے کرو تحقیق

...ہی امیران ہند عالیجاہ
حرص کو می کی اب کرو کوتاہ

...ہو وے تمہاری عمر دراز
مسند جاہ پہ ہو ممتاز

...وہ سیکھو تم اونکے نیک اطوار
جن پہ کل انتظام کا ہی مدار

[illegible]

ہائے کہان اور کہان یہ ...

[illegible]

دیکھکر یہ مزاج دان نوکر
پاکے پھر میلِ خاطرِ اقدس
بندہ پرور معاف ہو تقصیر
جب اوٹھائی حضور نے یہ جفا
سنکے یہ گفتگو حضور انور
دیتے ہین حکم لو یہ مہر و دوات
ہمکو کرنے دو کوئی دن آرام
پھر تو ملکہ وزیر اور دیوان
ہین وہ خلقِ خدا کو سب معلوم
دادِ مظلوم [illegible] صدر نشین
گر سنین [illegible] خاص اپیل

ق

کہتے ہین یہ گئے حضور انور
ڈھنکے سر کہتے ہین یہ خوان [illegible]
کہین چلّی بھی پیستے ہین [illegible]
پھر ملازم ہین کس مرض [illegible]
مہربان ہو گئے اپنے دیوان
دو تکلیف ہمکو اب بذات
دیکھو تم جا نوا ور تمہارا کام
کام کرتے ہین جیسے با دل [illegible]
نہین کچھ مجھکو حاجت مرقوم
لمین کیون زیر دست ہون غمگین
کیون عبث بیٹھکر ناظمان وکیل

شوقِ صید افگنی بھی اک حیز ہے — دل کو یہ کھیل اور غذا ہے عزیز

تو بھی سمجھین تمیز ہے ور کا رہا — یعنی بیکار ہون تو کھیلین شکار

حیف ہو کر طبیبِ بیماران — ہووین مشغول کارِ بیکاران

قابلِ وصف ہے وہ عہدہ دار — جس سے خوش ہو رعیت اور سرکار

جو بڑا عہدہ دار و افسر ہو تو — مختصر بات اوسکے آگے کرو

پر نہ اتنا بھی مختصر بولو — فوت جسمین تمہارا مطلب ہو

نرم و شیرین زبان سے گر گفتار — جس کے سننے سے ہو نہ دل آزار

دے اگر حسبِ مدعا وہ جواب — تو بجا لاؤ شکر اور آداب

اور جو مرضی کے ہو خلاف ظہور — گر تحمل نہ دل مین ہو رنجور

ہو جو مقصد برآر یو بدلین رنگ — صبر کرلے پسر نہ ہو دل تنگ

ہو جو سفلہ مزاج طالبِ جاہ — غیر ممکن ہے اوس سے کارِ رفاہ

اپنی اولاد کو تو علم پڑھا
علم کے ساتھ ہی ادب بھی سکھا
تاکہ عزت ملے اوسے ہر جا
علم کے ساتھ خلق اور ادب

پر نہیں شعر عاصم رائی میں
بات اکثر صلاحوں میں ہے کر
عام رائی کے انتخاب کا فن
عام میں یہ بھی بات ہے مشہور ق
ہوتا ہے سے زیادہ معلوم
معتبر جانکر کسیکو اگر ہو شد
تو بتادو اوسے وہ نیک صلاح
کر وہ اوس سے وہ سخن سازی
دل مصفا ہے نور کی قندیل
دلمیں بنا لگے گو ہر ایمان کا
دل ہے آئینہ خدا بینی ہو

بات کو وال مست کٹاتی دیتا
بنتی ہے کلم گرتی ہے اکثر
دو و نقد کے ہی نکالنا کھرا
غیر کا مال اور اپنا شعور
دلمیں اس بات کا بھی رکھے منظور
کوئی پوچھے صلاح کچھ اگر
پیروی جسکی ہو وہ مباح
جسکا انجام ہو وغا بازی
ست بنا کینہ کی اوسے زنبیل
دل ہے گنجینہ راز یزدان کا
دلمیں ہیرنگ کی ہے رنگینی

پڑھکے اردو کی یہہ کتابین چار
آپکو منشیون مین کرنا شمار

کیونکہ بے علم فارسی عربی
نہین کھلتی زبان اردو بھی

بولنا اسکا کچھہ نہین دشوار
پر سمجھنا ہی سخت مشکل کار

اسمین الفاظ و لغت ہین ایسے بھر
جیسے زیور مین نگ جڑے ہون گہر

ہو نہ معلوم جبتک اصلیت
نہین کھلتی زبان کی کیفیت

ہین جنھون کی ادھوری استعداد
اور وہ قسمت سے پاگئے ہین مراد

دیکھکر اونکو سمجھیو نہ حسد
ہاتھہ سے دیجیو نہ کوشش و کد

جتنے کم علم ہوتے ہین افسر
رہتے ہین منشیون کے دست نگر

اسلیے علم چاہیے کامل
حسب دلخواہ تاکہ ہو حاصل

خوشنویسی ہی منشیون کا سنگار
بدخطی ہم کو بھی ہوی بسیار

علم پڑھکر نہو مغرور
آدمیت سے یہہ ہی ہی یہ دور

بادشاہانِ وقت کی ہی زبان
گو وہ اپنی زبان مین ہی ہمہ دان
چاہتے ہو اگر دلا ویزی
کیونکہ ہین جتنے نوکری پیشہ
جبکہ تحصیلِ علم ہو در پیش
شوق ہی اسکا آفتِ دلگیر
بن سخن فہم و قدر دانِ سخن
شاعری گو عجیب ہی اک فن
ہی غذا روح کی نفیس کلام
شاعری کے طفیل ہی یہ
لائقِ کار ہین جو لوگ

جو نہین جانتا وہ ہی نادان
ہی مگر اونکے آگے ہیچدان
سیکھو لا بد زبانِ انگریزی
ہی یہی اوکا اب رگ و ریشہ
دلکو کر فکرِ شاعری مین نہ ریش
یہ مرض ہند مین ہی عالمگیر
شاعری پیشہ العزیز نہ بن
ہی زبان دانیون کا یہ وطن
پیٹ بھرنیکا پر نہین یہ کام
نہ ہوا ہی نہ ہوگا منصب دار
شاعری اونکے حق مین ہی اک زہر

شاعر اہل دل کا اکثر قال — ہوتا ہی اوسکے ہی مطابق حال

اور وہ ہوتا ہی ایسا پر تاثیر — دل کو کرتا ہی سنتے ہی تسخیر

دل لطافت سے جسکا ہی محروم — شعر ہوتا ہی اوسکا شیر زقوم

گو وہ دکھلاے کتنی ہی صنعت — نہین ہوتی پر اوسمین کچھ لذت

ہند کی شاعری مگر فی الحال — ہو رہی ہی بہت سقیم الحال

آج کل ہی جو ظاہری تہذیب — اگلے وقتون مین ایسے تھی نہ نصیب

اگلے وقتون کے جو صاحب داد تھے — شاعرون کو سمجھتے تھے آزاد

مدح اور ہجو ہا ولایت مین — ہوتی تھی شکر اور شکایت مین

تھے مگر ایسے لوگ قدر قلیل — دلمین تھے عاقلونکے وہ بھی ذلیل

ہمزبان جا بکر ہنر پرور — لیتے [illegible] اونکی بھی خبر اکثر

پر جو تھے بعض اہل زر عیاش — تھا نہ جنکا [illegible] لوگون مین ہنر معاش

اور زمانہ گیا اب ایسا بدل — کہ زرِ قلب ہو گیا وہ عمل

شاعرِ پاک طبع ہیں مسرور — لغو گوئی خدا نے کر دی دور

گو خطرناک ہیں شباب کے دن — ہیں یہی حاصلِ ثواب کے دن

جو جوانی میں نیک کام کرے — صف میں مردوں کی اپنا نام کرے

قدرِ آرام جو نہیں کرتے — رنج سہتے ہیں اور دکھ بھرتے

کھو کے بے موقع قوتِ اعضا — ڈھونڈتے پھرتے ہیں دوا و غذا

رکھتے ہیں جو مرض کو پوشیدہ — کرتے ہیں جسم و جان کو بوسیدہ

جسمی ورزش کے جو نہیں عادی — ہیں گرفتارِ بلغم اور بادی [illegible]

کام جو دست و پا سے لیتے ہیں — تندرستی کی داد دیتے ہیں

اہلِ تنجیم اور طبیب کے یار — رہتے ہیں سوگوار اور بیمار

سستی اور کاہلی کو دل سے نکال — جلد اس بد بلا کو گھر سے ٹال

کم بھی اتنا نہ کھا بڑا کر آ موند
حفظ صحت ہی اک عجائب چیز
جو بہت سوچے اور کم بولے
اور ہمیشہ ہو صبح دم بیدار
صبح خیزی کے فائدہ ہین عجیب
ہو عدالت کا کام جسکے ہاتھ
یہ خموشی ہی داخل نخوت
اپنے کنبے کی اور اپنی ثنا
مشک وہ ہی کہ خود بخود مہکے
خود ستائی ہی عیب مین داخل
ورلائق سے ہو رو گردان

مضمحل جس سے ہون قوا وجود
دل مین اسکی رکھو ہمیشہ تمیز
پہلے کہنے سے بات کو تولے
ہی وہ صاحب نصیب اور ہشیار
پر جو جاگیگا اوسکے ہونگے نصیب
اور نہ بولے وہ دادخواہ ساتھ
حق مین ہی دادخواہ کے آفت
اپنے منہ سے ہی سخت نا زیبا
لیگا عطار اوسمین کیا کہکے
چھوڑ دو ... کہ نہین حاصل
دو نہ نالائقون کو کار جہان

رکھ نہ یتیمونکی پرورش پہ نگاہ
تا زیادہ ہو تیرا دولت و جاہ

ہو جہان پر ہجوم خلقت کا
مختلف مذہب اور ملت کا

دلمین اپنے یہ اعتبار نہ کر
کہ یہ سب میرے دوست ہین اکثر

دوست دشمن ہین دسمین موجود
مختلف ہین خلائق معبود

ایسے جلسہ مین وہ کرو تقریر
جسکو سنکر ہون خوش صغیر و کبیر

بات ایسی زبان پہ لانو قبیح
سنکے دق ہون جسے بلیغ و فصیح

جو لگے تجکو ناگوار و بری
بات وہ دوسرے کو کہنہ کبھی

سب سے بدتر ہی عادت دشنام
کہ زر قلب ہی یہ بد انجام

کام انسان کا ہی دلداری
ہی زبون شیوہ دل آزاری

دینا جھوٹی گواہی اور الزام
ہین یہ پیشہ مفسدون کے کام

کرنہ حق بات کو کبھی تو خفا
کیونکہ حق پوشی بھی ہی کام برا

ہے یہ کہنی روا تو فرما دو — نہ کہو وہ کہ کہکے پچھتاؤ

پیٹ مین جسکے بات پچتی ہو — اوسکو خلوت مین اپنی ہمدم ہو

بھید دل کا نہ ہر کسی سے کہو — کہو اوس سے جو اوسکے لائق ہو

صبر سے اپنی احتیاج کو ٹال — جز خدا کے نہ کر کسی سے سوال

ہوکے چین بر جبین نہ کر گفتار — دشمن و دوست اوس سے ہین بیزار

گر بزرگون کے ساتھہ ہو تکرار — با ادب ہوکے اون سے کر گفتار

گفتگو جسکی ہو اوسکے خلاف — اوسکو اشراف کہتے ہین اجلاف

تا بمقدور مت لڑو جھگڑو — صلح آپس مین بیٹھکر کر لو

صلح کے درمیان ہے امن و اماں — ہے جھگڑنے مین سب طرح کا زیان

پھنس نہ ناحق کسیکے جھگڑے مین — آنہ جائے کہین تو رگڑے مین

پاس داری بھی یان تلک نہ روا — کہ ہو خود و[illegible] رسوا

یا کوئی ہو عزیز سے آوارہ
یا کہ بیٹی چڑھا کے دھمکا دو
یک عزیز تم کو سامنے رسوا
نکرو اونکو ہی یہ نازیبا
ہاں جو فرزند ناخلف اوسکو

لینا رشوت کا بھی ہی داخل عیب — مال ہی یہ بھی بیوفا لاریب
اپنے آقا کو بھی نکر بدنام — کیونکہ ہی یہ نمک حرام کا کام
زاہد خشک و حاکم بیداد — دین و دنیا کے دونوں ہیں جلاد
واعظ طامع و حریص سے ڈر — اوسکے افعال کی تو حرص نکر
اوسکے اقوال ظاہری پہ عمل — گرکہ اسمین نہین ہاں و خلل
عالم بے عمل ہی خشک دماغ — گویا اندھیکے ہاتھ مین ہی چراغ
ہو نہ قایم مزاج جو انسان — اوس سے مت رکھہ وفا کا وہم گمان
آدمی جو کوئی ہو وعدہ خلاف — باور اوسکی نکر تو لاف گزاف
ہو جو لڑکا مزاج کا رندہ — جسکو تلقین ہو نہ زیبندہ
سامنے اوسکے شخص دیگر کو — کر نصیحت سنا کے اوس خرکو
تاکہ شاید ہی الٰہی حکمت سے — باز آجاے وہ بد عادت سے

پست ہمت کو چاہیے وہ آر — بیل گلیا کو جیسے ہو درکار

نہین ہم جس عمل کے خود پابند — ہی عبث اوسمین کرنا غیر کو پند

بات اور ونسے ہو جو مردانی — اوسکے تم پہلے خود بنو بانی

ہو جہان جمع ازدحامِ عوام — اور خلاف اونکی خواہشون کے کام

گو اونھین کے مفید ہو وہ عمل — اور ہو لاحق سمجھ مین انکی خلل

تو مناسب ہی اونکو سمجھانا — حلم سے راہِ راست پر لانا

گر نہ سمجھین تو اونپہ جبر نکر — ملتوی رکھ اوسے بروزِ دگر

کیونکہ جلدی کا ہی مآل خراب — ہوگا ناقص جو ہوگا کام شتاب

پر جو دفن و کفن مین میت کے — یا براہِ خدا اگر کچھ دے

یا کہ ہو لڑکیون کا کارِ نکاح — اوسمین جلدی بھی ہی روا و مباح

[illegible]ہ دخترِ جوان کو کنواری — کہ مآل اوسکا ہی سبکساری

کام کرنا جو آج ہی درکار — کل پہ ہرگز نہ رکھو اوسکا

ہو جو کل کی غذا وہ آج نہ کھا — کیونکہ یہ بھنگڑونکا ہی شیوا

ہو جو کوئی بزرگ سادہ مزاج — دے نہ ٹھٹھے کو اوسکے ساتھ روا

حق و منصب ہر اک کا پہچانو — پھر علی قدر مرتبہ مانو

اہلِ حاجت کی التجا کو روا — کر سکو تم تو ہی بہت اچھا

رکھہ نہ ہرگز روا تن آسانی — ہو کے انسان کر نہ حیوانی

بال بچونکی پرورش پہ نظر — جو نہ رکھے وہ آدمی ہی خر

خویش بزرگون کو رکھہ تو بخدمت — شاد خردونکو رکھہ محبت سے

کر نصیحت بھی اپنے یارونکو — کہ یہ لازم ہی دوستدارونکو

بات گر کوئی بے توفیق کی — ناگہان ہو گئی ہو تجھسے کوئی

یاد رکھہ اوسکو جو بدل ایسا — کہ نہ پھر کام تجھسے ہو ویسا

کام زور و غضب کا بھی ناچار ہی روا یہ بھی لیکن آخر کار

حلم سے دشمنونکا ہو دل چور کرنہ سختی مسافرون پر تو

عیب غیرونکا تجھسے جسنے کہا تیری غیبت سے کب وہ باز رہا

مخبری پیشہ آدمی کا بیان بے تامل قرین صدق نہ جان

ہو نہ جبتک ثبوت اوسکی بات بدگمانی نکر کسی کے سات

جو خوشامد کا رکھتے ہین پیشہ ملین یہ کہ اونسے اپنے اندیشہ

کہ خوشامد پسندی ہی معیوب کام رہتے ہین اس سے بد اسلوب

چھوڑ خود بینی اور خود غرضی کرنہ مشق خوشامد فرضی

کیونکہ یہ عیب ہی بہت بدنام کب بھلے مانسون کا ہی یہ کام

یاد نیکون کو نیکیون سے کرو پر بدون کو بھی کچھہ برا نہ کہو

گو کہا بھی کسی برے کو برا فائدہ تمکو اسمین کیا ہوگا

یا کہ بے سمجھی اور بے سوچے
سنے کان وہ عجیب سی بات
درمیان ہو جو دوستی کا سبب
گفتگو مذہبی نہ کر وان پر
ہے یہ مخصوص واعظوں کا کام
بے ضرورت عبث ہی چھیڑ ہے
کوئی جاہل جو تجھسے بولے کرخت
ٹال دے بلکہ چشم پوشی سے
جہل سب سے بڑی مصیبت ہے
خوبی خوش او طبع مسکین رکھہ
اپنے ہمسایہ کو نہ دو ایذا

لغو باتیں بنا کے منہ نیچے
کا رہے ہی سدا اپنی باتکی لاٹ
اور ہیوں آپ میں مختلف مذہب
اسمیں ہی بدمزاجیوں کا خطر
ہو سکیگا نہ تجھسے یہ انجام
دینا گر ٹوٹے کو دوستی کے ادھیڑ
تو جواب اوسکو تو نہ دے کچھ سخت
ہوتی ہے رو با خموشی سے
اس سے بچنا بہت غنیمت ہے
دل کو مسرور و فرحت آگین رکھہ
سمجھو اپنا سا کام بھی اوسکا

اور جو بیگانہ عیب بھی معیوب

رائگان جسکا وقت جاتا ہی — دلمین افسوس اوسکے آتا ہی

وقت جو ہاتھ سے نکلجاوے — تو پھر اوسکے لیے نہ پچتاوے

کیونکہ ہی بازگشت اوسکی محال — پھر گئے وقت پہ عبث ہی ملال

مال کو اپنے اسقدر نہ چھپا — کہ لگے بعد مرگ بھی نہ پتا

اور وارث ہین تیرے محروم — نام رکھین تری بخیل اور شوم

جمع و خرچ جسکا یکسان ہی — وہ نہ دانا ہی اور نہ نادان ہی

خرچ آمد سے جسکا ہو کچھ کم — ہی عقیل و فہیم وہ آدم

دخل سے جسکا خرچ ہو بسیار — کہتے ہین احمقون مین اوسکو شمار

کر میانہ روی کا تو شیوا — کہ ہی خیر الامور اوسطہا

دوست اپنا تو اوسکو جان مدام — تنگدستی مین تیری آئے جو کام

دوست وہ ہی جو آئینہ کی مثال — کھولدے عیب اور ہنر کا حال

تجھکو تنہا نشینی ہی بہتر

اور نہ امید رکھ نہ الفت کی

پھر تو اخفی ہی محبت کی

مرد ہو کر بناؤ مثلِ زنان
زیور عورات کے لیے ہی روا
مرد پہنے جو عورتوں کا لباس
طفل بن کے نہ چھید ناک اور کان
نام بچپن کا اپنے رکھ اسکو
جو کرے اپنی عزت اور توقیر
گو وہ رتبہ مین تجھسے ہو کچھ کم
گر زیادہ تو اوسکا عز و وقار
ہو جو سینہ سیاہ کینہ خو
کر مدارا سے اوسکے ساتھ گذر
ہو جو اوس آن مرد و بار ہی

کر نہ ہرگز تو ای عزیز از جان
مرد کو بالیون کی حاجت
مردمی کا ہو کیون نہ ستّا
بدنما کر نہ اوسکو ای ذیشان
کہ ہو با معنی اور نہو معید
اوسکو دل مین سمجھ نہ اپنے حقیر
پر سمجھ اوسکو اپنا تو ہمخواہ
کھینچ مت اوس سے آپکو جو ہو
آدمی بدخصال اور بدنیت
رہ خبردار اوسکے شر سے
عیب ہی اوسکو گشت بازی

گھر پہ آوے اگر کوئی مہمان ٭
کام مہمان سے اپنا کوئی نہ لو
اپنے مہمان کے سامنے اصلا
ایسی حرکت کو بھی سمجھو معیوب
تھام کر چشم اور زبان کو رکھو
حاکم شہر اور طبیب کے سات
نفس سرکش کو اپنے رکھو معیوب
خواہشوں کا نہیں کچھ اسکے خاتمہ
جو ہوا اپنے نفس سے مغلوب
تو حق کی رضا کو صبر کے سات
کہ شدنی جو ہی وہ ہو ہی

واجبی خدمت اوسکی حسب امکان
کام اوسکا جو ہو سکے کر دو
نوکروں پر بھی اپنے ہو نہ خفا
ہو جو مہمان کے دل میں نا مرغوب
تا کہ شرمندہ عاقلوں میں نہ ہو
ربط رکھو کہ ہی یہ کام کی بات
تا نہ ہو جاو اوس سے تو مغلوب
اسکے خطرات ہیں خراب او دشوار
ہونگے کام اوسکے سارے بد اسلوب
بہتر اس سے نہیں ہی کوئی بات
ہوگے بے صبر یاں کھوئی ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جرأتِ بازبرقیاس کرو		اوسکی ہمت سے اقتباس کرو
دین و دنیا کے جسقدر ہین کام		تندہی سے کرو انھین انجام
حسن سے بیرمین نکر تقصیر		چھوڑ تقدیر پر نہ بے تدبیر
نکر دہقان کو خاک بیکار	ق	قلبہ رانی و تخم ریزی کار
چاہیے عین وقت پر کرنا		پھر مقدر پہ دھیان ہو
کیونکہ آفاتِ آسمان و زمین		جز مقدر کسیکے بس مین نہین
خیر سے رہو بنامِ خدا		لیک پوشیدہ وقت ہوہی آجا
عمر بھر کر بھلائیان اور ہو ل		ہی یہی ساری نیکیونکا اصل
جہان دنیا کو امتحان کی جا	ف	ہوگیا اسمین تو اگر پورا
تو مدامی خوشی ملیگی تجھے		پھل یہ کھیتی ضرور دیگی تجھے
ہو سکتا اور ... کو رکھنا یاد		ہی یہی بندگی کی بس بنیاد

ہی جو یہ نامہ تحفۂ محمود
چھپ چکا جب بساعت مسعود

ہوا مرغوب طبع اہل جہان
اسکے اہل ہنر ہوئے خواہان

گوہر بے بہا نصائح ہین
اہل انصاف انکو یاد رکھین

جو نصیحت مفید عالم ہے
عاقلو اوسکو اختیار کرو

صحبت ... کرو ہنر ...
مردم آزاری سے بھی کرو گریز

کرو حاجت روا ...
بنو تم محسن بنی آدم

رکھو غیظ و غضب سے تم نفرت
بیکسوں پر کرو شفقت

غصہ سے کام کو کرو نہ خراب
اور مظلوموں پر کرو نہ عتاب

اپنے آقا کے کام دل سے کرو
خیر خواہی سے اونکو راضی رکھو

خدمت عالموں سے فیض اوٹھا
صحبت عابدن مین دل کو لگاو

خدمت اوستاد لاو بجا
جسنے تمکو کیا ہی علم عطا

دین کا راستہ بتاو اونھین
زیور علم سے سجاو اونکو
دولت لازوال دو اونکو
اونکو لکھنے مین خوشنویس بناو
علم طب بھی اونھین ضرور سکھاو

خاتمۃ الطبع

کتاب تحفۂ محمود و مسعود

جناب بغضماب منشی محمد حسین صاحب محمود

تذکرۂ غالب دہلوی [illegible]

جناب [illegible] صاحب [illegible] جناب سردار بکرمان سنگھ صاحب بہادر

ورد رکھو خدا کی الفت سے
از محبت خمیر آدم شد
از محبت بود بدلہا راہ
کس نشد از محبتش آگاہ
ذات پاکش محبت مطلق
ذرہ ذرہ میں محبت ہے
جانور گرد وار عشاق
ہیں بجے درجہ اس محبت کے
ختم کرتا کر اب نصایح کو
یہی تاریخ طبع ہی مسعود

رب ارض و سما کی الفت سے
از محبت بنائے عالم شد
ان تحبون ہم کحب اللہ
جز نبی الورا حبیب اللہ
مظہر [illegible] محبت ہی
[illegible] کس نشد فی مودتہ
ورنہ انسان بود نفور بدم
رہو مفتون خدا کی الفت کے
سال تاریخ طبع بھی لکھو
مخزن جاہ تحفۂ محمود

۱۲۹۷ ہجری

[illegible] الیوم [illegible]

بین [illegible]

و [illegible]

[illegible] سلیم [illegible]

[illegible] مطبع [illegible]

محمد رشن خان [illegible]

محمد [illegible] الحسن [illegible]

